

سوال

بدنی طور پر تھکادینے والوں کام کرنے والے مزدوروں کا شریعت اسلامیہ کیا حکم ہے اور خاص کر جب وہ گرمیوں یہ سخت کام کرتے ہوں ، اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً وہ لوگ جو معدنیات لوہا وغیرہ کو پگھلانے کے لیے آگ کی بھٹیوں کے سامنے کام کرتے ہیں ، تو کیا ایسے لوگوں کے لیے رمضان کے روزے چھوڑنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یہ تو ہر شخص کو ضرور معلوم ہے کہ دین اسلام میں ہر مسلمان مکلف پر رمضان المبارک کے روزے رکھنے فرض ہیں اور ارکان اسلام میں سے ایک رکن بھی ہیں -

لہذا ہر مکلف پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے کی حرص رکھے اور اس میں اسے اجر و ثواب کی نیت ہونی چاہیے اور اس کے عذاب کا خوف ہونا چاہیے لیکن دنیا کا حصہ اور نصیب بھی بھولنا نہیں چاہیے کہ اس کی دنیا آخرت پر اثر انداز نہ اور اسے تباہ ہی کر دے -

جب اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ عبادت اس کے دنیاوی عمل سے تعارض رکھتی ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ ان دونوں کے مابین تنسيق اور موافقت پیدا کرے تا کہ دونوں پر عمل کر سکے -

لہذا سوال میں مذکور مثال میں یہ ہے کہ وہ یہ کام رات کو کر لے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اپنی ملازمت سے رمضان المبارک کے مہینہ کی چھٹیاں حاصل کر لے اگرچہ تنخواہ کے بغیر ہی حاصل ہوں ، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو تو کوئی اور کام تلاش کر لے جس میں دونوں واجبات کو ادا کرنا ممکن ہو -

لیکن دنیاوی کام اس کی آخرت پر اثر انداز نہیں ہونے چاہیے کہ اس سے آخرت ہی تباہ ہو جائے ، کیونکہ کرنے کے کام اور بھی بہت ہیں اور روز کمانے کے لیے صرف یہی مشقت اور مشکل کام نہیں ، اور مسلمان کے لیے ایسے کام معدوم نہیں جن کے ساتھ ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض پر عمل پیرا ہو سکتا ہے -

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ، اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا ، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا ، اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا الطلاق (2 - 3) ۔

اور فرض کریں کہ اگر اسے مذکورہ کام جس میں مشقت اور حرج والے کام کے علاوہ کوئی اور کام نہ ملے تو اسے اپنے دین کو لے کر اس علاقے سے اس جگہ چلے جانا چاہیے جہاں وہ اپنے دینی واجبات اور دنیاوی معاملات میں بھی عمل پیرا ہو سکے اور اس میں مسلمانوں کے ساتھ نیکی و بھلائی کے کاموں پر تعاون کرے ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت ہی وسیع ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راہ میں وطن کو چھوڑے گا ، وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی النساء (100) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

کہہ دو کہ اے میرے مومن بندو ! اپنے رب سے ڈرتے رہو ، جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے ، صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر و ثواب دیا جائے گا الزمر (10) ۔

اور اگر اس کے لیے یہ سب کچھ میسر نہ ہو سکے اور سوال میں مذکور مشقت والے کام کرنے پر ہی مجبور ہووے اس وقت تک روزہ رکھے کہ جس میں اسے حرج اور تنگی محسوس ہو اور جب زیادہ تنگی محسوس ہو تو کھاپی لے اور روزہ توڑ دے تا کہ اس تنگی سے نکل سکے لیکن اسے اس باقی دن کچھ نہیں کھانا پینا چاہیے تا کہ اس کی حرمت قائم رہے اور بعد میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء کرنا واجب ہوگا ۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے ۔